بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اے محبوب

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو ہم نے بلند کیا ہے۔

مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ازقلم:

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب مدظلہ

ناشر:

تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

سیکنڈ فلور، پی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد۔

فون: 2602292

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق الذی بعثہ اللہ رحمۃ للعالمین وجعلہٗ شفیعاً للمذنبین الخطائین الھالکین وعلٰی الہٖ واصحابہ الی یوم الدین۔

اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ نے اپنے حبیب لبیب صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ اونچے سے اونچا اونچے سے اونچا رفیع سے رفیع تر مقام عطا کیا ہے جس کی بلندی تک رسائی کسی کے بس کی بات نہیں۔ بس اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ ہی جانے کہ مقام مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت اور بلندی کیا ہے۔

خدادانداکہ تو درچہ مقامی

ولیوں قطبوں غوثوں نے اس مقام رفیع کے بیان کیلئے جو ارشادات فرمائے ہیں ان میں سے چند ارشادات پیش خدمت ہیں۔ پڑھیں اوراپنا ایمان محفوظ ومضبوط کریں۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

Marfat.com

(۱)

خواجہ خواجگان خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ کا ارشاد گرامی:

عام مومنوں کے مقام کی انتہا صالحین کے مقام کی ابتدا ہے

اور صالحین کے مقام کی انتہا شہیدوں کے مقام کی ابتدا ہے

اور شہیدوں کے مقام کی انتہا صدیقوں کے مقام کی ابتدا ہے

اور صدیقوں کے مقام کی انتہا نبیوں کے مقام کی ابتداء ہے

اور نبیوں کے مقام کی انتہا رسولوں کے مقام کی ابتداء ہے

اور رسولوں کے مقام کی انتہا اولوالعزم کے مقام کی ابتدا ہے

اور اولوالعزم کے مقام کی انتہا حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم مقام کی ابتدا ہے اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی انتہا کو اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔ ﴿تذکرہ مشائخ نقشبندیہ صفحہ ۵۸﴾

یعنی عام مؤمن کا جو سب سے اونچا اور آخری درجہ ہے وہ درجہ صالحین کا پہلا درجہ ہے علٰے ھٰذا القیاس

Marfat.com

﴾انتباہ﴿

خواجہ خواجگان بایزید بسطامی قدس سرہٗ کا اپنا مقام کیا ہے اس کے متعلق مخدوم الاولیاء خواجہ جنید بغدادی قدس سرہٗ کا ارشاد مبارک سنیئے:

حضرت خواجہ جنید بغدادی نے فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی ہماری جماعت یعنی اولیاء کرام کی جماعت میں یوں ہیں جیسے فرشتوں میں حضرت جبریل علیہ السلام ہیں اور دوسرے ولیوں کے مقام کی انتہا خواجہ بسطامی کے مقام کی ابتدا ہے۔﴾تذکرہ مشائخ نقشبندیہ﴿

جبریل علیہ السلام سارے فرشتوں سے خواہ وہ فرشتے ارضی ہوں یا سماوی فرشی ہوں کہ عرشی سب سے افضل واعلیٰ ہیں اور خود خواجہ جنید بغدادی قدس سرہٗ کا کیا مقام ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے کیا جاسکتا ہے۔

﴾واقعہ﴿

ایک شخص نہایت ہی بدکردار اور فاسق وفاجر تھا اسے لوگ اس

Marfat.com

کی بدبختی اور بدکرداری کی وجہ سے شقی کہہ کر پکارا کرتے تھے ایک دن وہ شخص ﴿شقی﴾ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہٗ کی خدمت میں جا بیٹھا پھر تھوڑی دیر بیٹھ کر اٹھا وہ جا رہا تھا کہ کسی نے حسب معمول اسے شقی کے لقب سے پکارا ہاتف سے آواز آئی اب اس کو شقی مت کہو کیونکہ جو شخص ہمارے ولی جنید کی خدمت میں ایک گھڑی بیٹھ چکا ہے وہ شقی نہیں رہ سکتا بلکہ اب یہ سعید ﴿جنتی﴾ ہوگیا ہے۔﴿ذکر خیر﴾

﴿مقام فکر﴾

یہ مقام سیدنا خواجہ جنید بغدادی کا ہے اور وہ فرمارہے ہیں کہ ہماری ولیوں کی جماعت میں سیدنا خواجہ بسطامی کا مقام جیسے فرشتوں میں جبریل علیہ السلام کا مقام ومرتبہ ہے

اور یہ مقام ومرتبہ صدیقوں کے مقام کی ابتدا ہے اور جہاں صدیقوں کے مقام کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے نبیوں کے مقام کی ابتدا ہوتی ہے اور جہاں نبیوں کے مقام کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے۔

Marfat.com

رسولوں کے مقام کی ابتدا ہوتی ہے اور پھر جہاں رسولوں کے مقام کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے اولوالعزم کے مقام کی ابتدا ہوتی ہے اور جہاں جا کر اولوالعزم کے مقام کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی ابتدا ہوتی ہے اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی انتہا کو اللہ تعالےٰ خالق کائنات جل جلالہٗ کے سوا کوئی جان ہی نہیں سکتا۔

سبحان اللّٰہ العظیم سبحان اللّٰہ العظیم سبحان اللّٰہ العظیم

اور یہ لفاظی ہی نہیں بلکہ حدیث پاک میں ہے: یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی۔ ﴿تجلی الیقین﴾

ایک روایت میں ہے: یا ابا بکر والذی بعثنی بالحق لم یعلمنی حقیقۃ غیر ربی۔ ﴿مطالع المسرات صفحہ ۱۲۹﴾

یعنی اے میرے یار غار اے ابو بکر مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق دیکر بھیجا ہے میری حقیقت کو میرے ربّ تعالےٰ کے سوا کسی نے جانا ہی نہیں۔

خدا داند کہ تو در چہ مقامی

Marfat.com

اے میرے عزیز اے مسلمان بھائی ذرا گریبان میں منہ ڈال کر تنہائی میں بیٹھ کر غور کر کہ مقام حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کتنا اونچا اور کتنا رفیع ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

(۲)

ولیوں کے ولی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے

ایک تین سو ہوتے ہیں ایک چالیس ہوتے ہیں اور ایک تین ہوتے ہیں اور ایک ایک ہوتا ہے اس ایک کی روحانیت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک ستر درجے لطیف تر ہے۔ ﴿انقلاب حقیقت صفحہ ۶۲﴾

اس کی تفصیل یوں ہے کہ جو تین سو ہوتے ہیں وہ نجبا ہیں اور جو چالیس ہوتے ہیں وہ ابدال ہیں اور جو تین ہوتے ہیں وہ قطب ہیں اور جو ایک ہوتا ہے وہ غوث ہوتا ہے اسے قطب الاقطاب بھی کہا جاتا ہے اور وہ حکومت الہیہ کا جہاں بھر میں اپنے وقت میں سب سے بڑا افسر ہوتا ہے اور اس قطب الاقطاب کی روحانیت سے

Marfat.com

رحمۃ للعالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک ستر درجے لطیف تر ہے اور جب حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک قطب الاقطاب کی روحانیت سے ستر درجے لطیف تر ہے تو سرکار کی روحانیت کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔ خداداند کہ تو در چہ مقامی

(۳)

خواجہ خواجگان خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہٗ فرماتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار دعاء کی یا اللہ مجھے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ومرتبہ دکھا تو جواب ملا اے بسطامی تو میرے حبیب کے مقام کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا میں نے پھر دعاء کی: قال ابویزید فتح لی من ذالک قدر خرم ابرۃ فلم اطق الثبوت عند ذالک۔ ﴿جواہر البحار صفحہ ۲۹۵ جلد ۳﴾

یعنی مجھ پر مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سوئی کے ناکے کے برابر کھولا گیا تو پھر بھی میں یہ برداشت نہ کرسکا۔

اللھم صل وسلم وبارک علےٰ النبی المختار سید الابرار زین المرسلین الاخیار وعلےٰ آلہٖ

Marfat.com

الاخیار وصحابتہ اولی الایدی والابصار الی یوم القرار۔

(۴)

سیدی خواجہ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ نے فرمایا: جب میں حج کرنے گیا اور مدینہ منورہ حاضر ہوا اور وہاں روضہ مقدسہ پر حاضری دی تو یوں محسوس ہوا کہ وجود شریف حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم عرش سے لیکر فرش تک سارے جہانوں ﴿جن وانس وحوش وطیور حیوانات نباتات معدنیات﴾ سب کیلئے مرکز ہے۔ بیشک عطا کرنے والا اللہ رب العالمین ہی ہے لیکن جس کسی کو بھی فیض پہنچتا ہے وہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے پہنچتا ہے اور مہمّات ملک وملکوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہتمام سے انجام پذیر ہوتے ہیں۔

﴿مقامات امام ربانی صفحہ ۱۱۲﴾

اس ایمان افروز ارشاد مبارک سے ہمیں چند فوائد حاصل ہوئے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

Marfat.com

۱۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ جاوید نبی ہیں۔

۲۔ وہ سارے جہانوں کیلئے از عرش تا فرش ہر ہر فرد اور ہر ہر چیز کیلئے مرکز اور فیض رساں ہیں۔

۳۔ عطا کرنے والا بیشک اللہ تعالےٰ ہے لیکن ہر کسی کو ہر نعمت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ملتی ہے۔

۴۔ وہ سب جہانوں کیلئے مہتمم ہیں ان ہی کے اہتمام سے کاروبار عالم چل رہا ہے۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ وسلم۔

اور یہ نظریہ صرف سیدی خواجہ محمد معصوم سرہندی کا ہی نہیں بلکہ دیگر اولیائے کرام کا بھی یہی نظریہ ہے۔

(۵)

چنانچہ ابریز شریف میں ہے کہ ایک ولی اللہ نے روٹی کا ٹکڑا کھانے کیلئے پکڑا اور اس میں روحانیت کی نظر سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک نور کی تار ہے پھر اس تار کو اوپر سے دیکھنا شروع کیا تو معلوم ہوا کہ یہ تار اس نور کی شعاع ہے جو شعاعیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے نکلتی ہیں۔ شروع میں

Marfat.com

وہ نور کی ایک تار نظر آئی لیکن غور کرنے سے معلوم ہوا کہ نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شعاعیں جہان کی ہر نعمت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ﴿الابریز صفحہ ۲۲۹﴾

اللھم صل وسلم وبارک علےٰ النبی المختار سید الابرار وعلےٰ آلہٖ واصحابہ الاخیار۔

وللہ در القائل حیث قال

ہزار بار بشوئم دھن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

(٦)

مفسر قرآن حضرت علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی میں زیر آیت وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین فرمایا: والذی اختارہ انہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم انما بعث رحمۃ لکل فرد فرد من العالمین ملائکتھم وانسھم وجنھم ولا فرق بین المؤمن والکافر من الانس والجن

Marfat.com

فی ذالک۔ ﴿تفسیر روح المعانی سورہ انبیاء﴾

یعنی میرا نظریہ یہ ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سب جہانوں کے ہر ہر فرد کیلئے رحمت بن کر تشریف لائے ہیں وہ فرشتوں کیلئے بھی رحمت ہیں وہ جنوں کیلئے بھی رحمت ہیں وہ انسانوں کیلئے بھی رحمت ہیں وہ مؤمنوں کیلئے بھی رحمت ہیں تو وہ کافروں کیلئے بھی رحمت ہیں۔ ﴿تفسیر روح المعانی سورہ انبیاء﴾

(۷)

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا:

سارے نبی اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سرچشمہ آب حیات کے ایک پیالے سے سیراب ہیں اور اولیاء کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے پایاں رحمت کے سمندر کے ایک گھونٹ پر قانع اور منتفع ہیں۔ فرشتے ان کے طفیلی اور آسمان ان کی حویلی ہے۔ وجود کا رشتہ ان کے ساتھ منسلک اور ایجاد کا سلسلہ ان کے ساتھ مربوط ہے اور ربوبیت کا ظہور ان کے ساتھ وابستہ ہے۔ ساری کائنات ان ہی کے دم قدم سے قائم ہے اور کائنات کا خالق

Marfat.com

ان کی رضا کا طالب ہے جیسے کہ حدیث قدسی میں ہے:

انا اطلب رضاك يامحمد۔

﴿مکتوبات خواجہ محمد معصوم سرھندی قدس سرہٗ صفحہ ۳۷﴾

(۸)

غوثوں کے غوث محبوب سبحانی قطب ربانی بغدادی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نظر میں مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

﴿ایمان افروز واقعہ﴾

شیخ المشائخ شیخ کبیر عارف باللہ سید محمد بن احمد بلخی رحمۃ اللہ علیہ اپنا واقعہ خود بیان فرماتے ہیں فرمایا میں جوانی کے عالم میں بلخ سے بغداد کی طرف روانہ ہوا تا کہ غوثِ اعظم محبوب سبحانی قدس سرہٗ کی زیارت سے مشرف ہوں۔ جب میں بغداد پہنچا تو دیکھا کہ سیدنا غوثِ اعظم جیلانی قدس سرہٗ عصر کی نماز ادا فرما رہے ہیں اور جوں ہی آپ نے سلام پھیرا لوگ دست بوسی کے لیے اُمڈ آئے میں بھی آگے بڑھا اور جب میں نے اپنی باری پر سلام عرض کیا اور مصافحہ

Marfat.com

کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا مرحبا اے بلخی اے محمد اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ تیرے مرتبہ اور تیری نیت کو جانتا ہے حالانکہ اس سے پہلے آپ کے ساتھ نہ کبھی ملاقات ہوئی نہ آپ نے کبھی مجھے دیکھا، نہ میں نے کبھی زیارت کی تھی اور سیدنا غوثِ اعظم قدس سرہٗ کا یہ فرمانا کہ ''اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ تیرے مرتبہ اور تیری نیت کو جانتا ہے'' گویا یہ زخموں کی دوا اور بیمار کی شفا تھی، بس میری آنکھوں سے آنسو بہ نکلے اور ہیبت سے میرے فرائص ﴿کندھوں کے نیچے کی نرم ہڈی﴾ کانپنے لگ گئے اور مجھے دنیا سے نفرت پیدا ہوگئی اور میں نے ایسی مسرت محسوس کی جو کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ زاں بعد معاملہ روز بروز بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ ایک رات جب میں وردو ظائف پڑھنے کے لیے اٹھا رات اندھیری تھی یکا یک دو بزرگ نمودار ہوئے ایک کے ہاتھ میں نوری خلعت ﴿پوشاک﴾ تھی اور دوسرے کے ہاتھ میں ایک پیالہ تھا، ایک نے فرمایا میں علی ﴿کرم اللہ وجہہٗ الکریم﴾ بن ابی طالب ہوں اور یہ دوسرا ایک فرشتہ ملائکہ مقربین میں سے ہے۔ یہ پیالہ تو

Marfat.com

شرابِ محبت کا ہے اور یہ خلعت خلعتِ رضا ہے۔ پھر مولے علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے مجھے وہ خلعت پہنا دی اور پیالہ شرابِ محبت والا مجھے پینے کے لیے دیا۔ اس خلعت کے پہننے سے شرق و مغرب منور ہو گئے اور شرابِ محبت کا پیالہ پینے سے مجھ پر غیبوں کے اسرار کھل گئے اور اولیاء کرام کے مقامات و دیگر عجائبات روشن ہو گئے۔ زاں بعد میں نے ایک عالیشان مقام دیکھا جس کے دیکھنے سے عقل و فکر گم ہو جائیں اور اس کی ہیبت سے اولیاء کرام کی گردنیں جھک جائیں اور اس کے انوار سے بصیرت کی آنکھیں چندھیا جائیں اس کے سامنے کرّوبیین، روحانیین، مقربین میں سے جو بھی آتا اس مقام کی ہیبت اور عظمت کی وجہ سے اس کی کمر جھک جاتی اور دیکھنے والا یہ جان لیتا کہ اگر کسی واصل کو کوئی مرتبہ ملتا ہے یا کسی محبوب کو کوئی بھید عطا ہوتا ہے یا کسی عارف کو کوئی علم لدنی عطا ہوتا ہے یا کسی ولی کو کوئی تصرف عطا ہوتا ہے یا کسی مقرب کو کوئی مرتبہ تکوین عطا ہوتا ہے وہ اجمالاً، تفصیلاً، کُلاً، بعضاً سب کا سب اسی مقام سے عطا ہوتا ہے۔ میں کچھ عرصہ وہاں ٹھہرا رہا کیونکہ میری نظر اس مقدس و منور مقام پر ٹھہر

Marfat.com

نہیں سکتی تھی پھر کچھ عرصہ بعد مجھے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی توفیق سے اس اعلیٰ وافضل مقام کے سامنے ہونے کی قوت حاصل ہوئی لیکن ابھی اس اعلیٰ وافضل مقام پر نظر کرنے کی طاقت نہ تھی پھر کچھ عرصہ بعد مجھے سامنے ہونے کی طاقت وقوت عطا ہوئی تو میں نے دیکھا کہ اس مقام کے اندر امت کے والی حبیب خدا سید انبیاء ہیں ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ دیکھا کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک طرف سیدنا آدم علیہ السلام سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا جبریل علیہ السلام ہیں اور دوسری طرف نوح علیہ السلام، سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور سامنے اکابر صحابہ ﴿رضی اللہ عنہم﴾ اور ان کے بعد اولیاء عظام حلقہ باندھے باادب کھڑے ہیں اور سب کے سب ہیبت کی وجہ سے یوں باادب کھڑے ہیں جیسے ان کے سروں پر پرندے ہیں ﴿یعنی حرکت تک نہیں کرتے﴾ اور صحابہ کرام میں سے میں نے جن کو پہچانا وہ سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی، سیدنا حیدرِ کرار، سیدنا امیر حمزہ، سیدنا عباس تھے ﴿رضوان اللہ علیہم اجمعین﴾ اور اولیاء کرام میں سے جن کو میں نے پہچانا وہ

Marfat.com

حضرت معروف کرخی، حضرت سری سقطی، حضرت جنید بغدادی، حضرت سہل تستری، حضرت تاج العارفین ابوالوفا حضرت غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت شیخ عدی، حضرت شیخ احمد رفاعی تھے۔ ﴿رحمۃ اللہ علیہم اجمعین﴾ اور صحابہ کرام میں سے جو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب تھے وہ سیدنا صدیق اکبر تھے اور اولیاء کرام میں سے زیادہ قریب غوثِ اعظم محبوب سبحانی تھے ﴿رضی اللہ عنہم﴾ زاں بعد کسی نے یہ اعلان کیا کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے دربار میں مقامِ اعلیٰ پر حاضر رہتے ہیں اور وہ وہ مقام ہے کہ جس کی طرف کسی کو نظر کرنے کی طاقت نہیں ہے نہ کسی نبی کو نہ کسی رسول کو نہ کسی فرشتہ ملک مقرب کو ہاں جب نبیوں، رسولوں اور ملائکہ مقربین کو اور اولیاء کاملین کو سید العلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شوق پیدا ہوتا ہے تو حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس اعلیٰ مقام سے اس مقام ذیشان میں نزول فرما کر جلوہ گر ہوتے ہیں تو یہ حضرت انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین زیارت سے مشرف ہو کر شوقِ دیدار پورا کرتے ہیں اور مقامِ ذیشان کے انوار و تجلیات سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری سے اور بڑھ

Marfat.com

جاتے ہیں نیز اس مقام کے احوال اور پاکیزہ ہوجاتے ہیں، اس مقام ذیشان کا مرتبہ اور شان رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اور بڑھ جاتا ہے اور پھر دیدار کرانے کے بعد اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے حبیب جب چاہتے ہیں اُس اعلیٰ وارفع مقام جوکہ دربارِ الٰہی میں ہے تشریف لے جاتے ہیں اس اعلان کو سن کر سب نے کہا: سمعنا واطعنا غفرانك ربنا والیك المصیر۔

اس کے بعد میرے لیے ایک نور چمکا جس نے مجھے مشہود سے غائب کردیا اور میں تین سال اسی حالت پر رہا اور تین سال کے بعد میں نے دیکھا کہ میں سامرا میں ہوں اور سیدنا غوثِ اعظم قدس سرہٗ نے میرے سینہ پر ہاتھ رکھا ہوا ہے اور میں ہوش میں ہوں اور مجھے سیدنا غوثِ اعظم محبوب سبحانی قدس سرہٗ نے فرمایا اے بلخی مجھے حکم ملا ہے کہ میں تجھے تیرے وجود کی طرف لوٹا دوں اور تجھ سے تجلی قہر سلب کرلوں اس کے بعد سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھے سارا واقعہ سنایا اور فرمایا اے بلخی سن میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سات بار عرض کی تھی تب تجھے اس مقام ذیشان کی طرف

Marfat.com

نگاہ کرنے کی قوت عطا ہوئی پھر سات مرتبہ عرض کی تو تجھے اس اعلیٰ وارفع مقام کے سامنے ہونے کی طاقت نصیب ہوئی پھر سات مرتبہ عرض کی تو تجھے دیکھنا نصیب ہوا کہ اندر کون ہے پھر سات مرتبہ عرض کی تو تو نے ندا سنی پھر سات مرتبہ عرض کی تو تجھے نور کی چمک نے وہاں سے یہاں پہنچا دیا ہے نیز اس سے پہلے میں نے تیرے لیے ستر بار دعا کی تھی تو تیرے پاس خلعت اور پیالہ شرابِ محبت کا پہنچا تھا۔ ﴿سعادۃ الدارین صفحہ ۴۶۳﴾

وہ حضرات جو رحمت کائنات سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہتے ہیں وہ آنکھیں کھولیں اور مذکورہ ارشادات و واقعات کو غور سے دیکھیں پھر پڑھیں بار بار پڑھیں اور اپنی عاقبت کو خراب نہ کریں۔

کہاں مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک کسی ولی۔غوث۔قطب کی رسائی نہیں اور کہاں یہ گھٹیا سا لفظ کہ ہمارے جیسے بشر ہیں۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

Marfat.com

(۹)

یا پھر خالق کائنات جل جلالہٗ سے مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھ جس ذات کریم نے اپنے محبوب کو سند محبوبی دیکر اپنا حبیب چن لیا ہے چنانچہ حضرت سیدنا ابن عباس صحابی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

لا اذکر فی مکان الا ذکرت معی یا محمد فمن ذکرنی ولم یذکرک فلیس لہٗ فی الجنۃ نصیب۔ ﴿تفسیر در منثور سورہ کوثر﴾

یعنی اے محبوب جس جگہ میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر بھی ہوگا۔ اے میرے حبیب جس نے میرا ذکر کیا لیکن تیرا ذکر نہ کیا تو اس کیلئے جنت میں کچھ حصہ نہیں۔

اے میرے مسلمان بھائیو اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ذرا غور کرو کہ ہم ہر نماز میں دعاء کرتے ہیں: اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم یا اللہ ہمیں سیدھے راستے چلا ان لوگوں کا سیدھا راستہ جن پر تیرا انعام ہے اور ظاہر ہے کہ اولیاء کرام غوث قطب ابدال ہی وہ حضرات ہیں جن پر

Marfat.com

اللہ تعالےٰ کا انعام واکرام ہے۔اور یہی حضرات ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند سے بلند اور رفیع تر مقام کی طرف راہنمائی کی ہے لہٰذا ہمیں ان ہی کی تعلیم وراہنمائی پر قائم رہنا چاہیئے۔آج اس دور میں ان والیائے کرام کی جماعت اور ان کے دامن سے وابستہ حضرات ہی حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی رفعت کو بیان کرتے ہیں ان کے سوا جتنی جماعتیں ہیں وہ سب کی سب اس اللہ تعالےٰ کے حبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جن کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا: ورفعنا لك ذكرك ان کی عظمت ان کی شان رفیع کو گھٹانے میں لگے ہوئے ہیں۔

کوئی کہہ رہا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

کوئی کہہ رہا ہے جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

کوئی کہہ رہا ہے ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

کوئی کہہ رہا ہے اولیاء وانبیاء وامام زادہ پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہیں اور بندے

Marfat.com

عاجز اور ہماری بھائی۔

کوئی کہہ رہا ہے انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کرو۔

کوئی کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ جسے چاہے گا ہمارا شفیع بنادیگا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اے میرے مسلمان بھائی دیکھ کیسے اس ذات والا صفات کی شفاعت سے پہلو تہی کی جارہی ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے شفیع المذنبین بنایا ہے۔ کتب حدیث بھری پڑی ہیں کہ شفاعت عظمیٰ صرف اور صرف حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مختص ہے کوئی دوسرا شریک ہوسکتا ہی نہیں مگر یہ لوگ ہیں کہ ہر مقام پر تنقیص ہی کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ ایسے مولویوں کے سائے سے بھی بچائے۔

کوئی کہہ رہا ہے شیطان کو روئے زمین کا علم ہے اور یہ نص سے ثابت ہے نبی کریم کیلئے روئے زمین کا علم ہونے کی کوئی نص نہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

اے میرے مسلمان بھائی ذرا غور کر کیا ایسے علماء علماء کہلانے

Marfat.com

کے حقدار ہیں کیا ایسے کو نبی اکرم ﷺ کے روئے زمین کے علم کی کوئی نص نہیں ملی۔ لو ہم نص نہیں نصوص پیش کئے دیتے ہیں:

(۱)

حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں میں نے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مقام پر کھڑے ہو کر بیان کرنا شروع کر دیا تو ابتداء آفرینش یعنی مخلوق کی ابتدا سے لیکر جنتیوں کے جنت جانے تک اور دوزخیوں کے دوزخ جانے تک سب کچھ بیان کر دیا صحابہ کرام میں سے جس کو کچھ یاد رہ گیا رہ گیا اور جو بھول گیا بھول گیا۔ ﴿صحیح بخاری صفحہ ۴۵۳ جلد ۱﴾

(۲)

سیدنا حذیفہ صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ بھی قیامت تک ہونے والا سب کچھ بیان فرما دیا۔ ﴿صحیح مسلم صفحہ ۳۹۰ جلد ۲﴾

(۳)

سیدنا ابو زید صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دن رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر بیان کرنا شروع کر دیا حتی کہ ظہر کا وقت آ گیا نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے نماز ظہر پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہو کر بیان کرنا شروع کر دیا حتی کہ نماز عصر کا وقت آ گیا حضور ﷺ نیچے تشریف لائے نماز عصر پڑھائی اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر بیان کرنا شروع کر دیا پھر نماز مغرب تک اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے بیان فرمایا اور اس دن بھر کے بیان میں رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ نے جو کچھ بھی ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے سب کچھ بیان فرمایا صحابہ کرام میں سے اس کو زیادہ یاد رہ گیا جس کا حافظہ قوی تھا۔

﴿صحیح مسلم صفحہ ۳۹۰ جلد ۲﴾

اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجملاً ومفصلاً یعنی سید دو عالم ﷺ نے ہر چیز کی تفصیل بھی بیان کی اور اجمال بھی بیان فرمایا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی المختار سید الابرار وعلیٰ الہ واصحابہ الی یوم القرار۔

Marfat.com

اور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا جزئیات کے متعلق غیب کے علم سے تو کتابیں بھری ہوئی ہیں لیکن نظر جب آئے جبکہ دل میں بغض مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی کدورت نہ ہو۔

دیدہ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک کے اٹھائیسویں پارے میں دو جماعتوں کا ذکر فرمایا ہے اولئک حزب اللہ اور اولئک حزب الشیطان ایک اللہ تعالےٰ کی جماعت دوسری شیطان کی جماعت تو دوسری جماعت والوں نے اپنی جماعت کے سربراہ کیلئے کیسے بے دھڑک کہہ دیا ہے کہ شیطان کو روئے زمین کا علم نص سے ثابت ہے۔

اور اللہ تعالےٰ کی جماعت کے سربراہ سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کے متعلق تمام نصوص کو رد کر دیا ہے۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

اور کوئی کہہ رہا ہے کہ نماز میں اللہ تعالےٰ کے حبیب

صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال لانا بیل گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔

العیاذ باللہ العیاذ باللہ العلی العظیم

اور پھر آج کل کے اصاغر ایسے بے ادبوں کی وکالت کرتے ہوئے کہہ دیتے ہیں جی خیال آنا اور چیز ہے اور خیال لانا اور چیز ہے۔ تو کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں اپنے مکی مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک نہیں لاتے تھے بلکہ صحابہ کرام تو نماز پڑھتے ہوئے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو جی بھر کر دیکھتے تھے۔ احادیث مبارکہ سنیئے

(١)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں کہ اچانک سید دو عالم رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے فلما راہ ابوبکر ذھب لیتاخر۔ ﴿صحیح مسلم صفحہ ١٧٨ جلد ١﴾

یعنی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھاتے ہوئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ اصاغر کہتے ہیں نماز

Marfat.com

میں خیال لانا.........

اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خیال لانا کجا نماز پڑھتے ہوئے سرکار کو دیکھنا شروع کردیا۔

ببیں تفاوت راہ ھست از کجا تا بکجا

(۲)

سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے ایام میں نمازیں پڑھایا کرتے تھے۔ پیر کا دن ہے نمازی صفیں باندھے نماز میں کھڑے ہیں کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ مبارکہ سے پردہ ہٹایا اور ہماری طرف دیکھنا شروع کردیا ہم نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور جیسے مصحف شریف کا ورق ہے پھر سرکار نے تبسم فرمایا تو ہم مبہوت ہو گئے حالانکہ ہم نماز میں تھے فبھتنا ونحن فی الصلاۃ

اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا شروع کردیا تو جان جہاں صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ مبارکہ سے اشارہ فرمایا:

فاشار الیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ان اتموا

صلاتکم۔ ﴿صحیح مسلم صفحہ ۱۷۹ جلد ۱﴾

یعنی اپنی نمازیں پوری کرو۔

﴿تنبیہ﴾

آج کا مولوی کہتا ہے کہ نماز میں نبی کا خیال لانا گدھے بیل کے خیال لانے سے بدتر ہے مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خیال لانا کجا نماز میں جی بھر کر سرکار کے چہرہ انور کو دیکھتے تھے ما نظرنا منظراً قط کان اعجب الینا من وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

﴿صحیح مسلم صفحہ ۱۷۹ جلد ۱﴾

یعنی ہم نے ایسا عجیب تر منظر کبھی نہیں دیکھا جیسا کہ نماز میں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا منظر تھا رضی اللہ تعالے عنہم۔

نیز سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ تو یوں فرمائیں

واحضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشخصہ الکریم وقل السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ﴿احیاء العلوم﴾

Marfat.com

یعنی اے نمازی جب تو نماز میں التحیات پڑھے تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دل میں حاضر کر اور پھر کہہ السلام علیك ایها النبی

کہاں خیال لانا اور کہاں قصداً سرکار کو اور ان کی شخصیت مقدسہ کو حاضر کرنا

ببیں تفاوت راہ ھست از کجا تا بکجا

ناصحانہ اپیل

اے میرے مسلمان بھائی اے میرے آقا کے امتی میں نے آپ کے سامنے اکابر اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال مبارکہ بھی پیش کر دئے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع میں تنقیص و توھین کرنے والوں کے اقوال سخیفہ بھی پیش کر دیئے ہیں۔ اب آپ نے فیصلہ کرنا ہے کہ کس کے پیچھے چلنا ہے۔ اگر ولیوں قطبوں غوثوں کے دامن کرم کے ساتھ وابستہ ہو گئے تو جنت کی بہاریں آپ کا استقبال کریں گی کیونکہ قانون ہے المرء مع من احب انسان جس کے ساتھ محبت کرے گا وہ اسی کے ساتھ

Marfat.com

ہوگا۔ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

شنیدم کہ در روز امید وبیم

بداں را بہ نیکاں بخشد کریم

یعنی ہم نے سن رکھا ہے کہ قیامت کے دن اللہ رحیم وکریم نیکوں کے صدقے بدوں کو بھی بخش دیگا۔

انتباہ

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے قرآن مجید میں کلمہ گو نمازیوں، روزہ داروں کی دو جماعتیں بتائی ہیں ایک رحمان کی جماعت اولٰئک حزب اللہ دوسری شیطان کی جماعت اولٰئک حزب الشیطان اب اگر سارا جہان شور مچائے کہ سارے کلمہ گو ایک ہی ہیں تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نام لیکر دونوں جماعتوں کے متعلق فیصلہ دے دیا ہے۔

اے میرے مسلمان بھائی ذرا غور کر اور سوچ پھر سوچ کہ ان دونوں جماعتوں میں سے رحمان کی جماعت کون سی ہے اور شیطان

Marfat.com

کی جماعت کون سی ہے اگر تیرے دل میں ایمان کی رمق باقی ہے تو تیرا ضمیر فوراً فیصلہ دے گا کہ ولیوں قطبوں غوثوں کی جماعت ہی رحمان کی جماعت ہے جنہوں نے عظمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان فرمایا ہے اوران کی مخالف جماعت ہی شیطان کی جماعت ہے۔

اے میرے عزیز اگر آپ اسی پر بضدر ہے کہ ہم تو سب کے ساتھ ہیں تو یہ روش منافقوں کی روش ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمادیا ہے: لاالی ھٰؤلاء ولا الی ھٰؤلاء۔ ﴿قرآن مجید﴾

یعنی منافق لوگ نہ تو پورے اِدھر ہیں اور نہ پورے اُدھر ہیں۔

لہٰذا اے میرے عزیز میری خیر خواہی کے طور پر اپیل ہے کہ ایک طرف ہو جا

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

وما علینا الاالبلاغ محتاج دعاء

ابو سعید محمد امین غفرلہٗ فیصل آباد

۲ ذو القعدہ ۱۴۲۱ھ

Marfat.com

﴿ تنبیہ ﴾

بتاریخ ۲۸ ذوالحجہ ۱۴۲۱ھ فقیر کے ہاں عزیزم ڈاکٹر محمد آصف صاحب آئے اور بیان کیا کہ میں نے کتاب مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوست کو دی چند دن بعد میری ان کے ساتھ ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھ لیا کتاب کیسی ہے وہ بولے قرآن میں تو نبی کو بشر کہا گیا ہے تو بشر کہنے میں کونسی برائی ہے۔

یہ سن کر بہت دکھ ہوا کہ یہ لوگ ادب کے تقاضے سے کتنے دور ہیں لہٰذا مندرجہ ذیل مضمون سپرد قلم کیا جا رہا ہے پڑھیں اور اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔

اقول وباللہ التوفیق۔

نبی اکرم حبیب محترم سید العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم کی بشریت کا کوئی بھی منکر نہیں۔ سب ہی جانتے اور مانتے ہیں کہ رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عبداللہ کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت آمنہ طیبہ طاہرہ کے ہاں ان کی ولادت پاک ہوئی وہ

Marfat.com

جناب عبدالمطلب کے پوتے ہیں علیٰ ھٰذا القیاس سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام تک یہ سلسلہ جاتا ہے۔ میں نے آج تک کسی کو اس بات کا انکار کرنے والا نہیں دیکھا بلکہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا منکر ہے وہ تو مسلمان ہی نہیں لیکن بات ساری محبت وادب کی ہے۔ محبت والے احباب اس محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے القاب سے یاد کرتے ہیں کہ وہ رحمۃ للعالمین ہیں وہ شفیع المذنبین ہیں وہ باعث ایجاد عالم ہیں وہ سید العالمین ہیں وہ امام الانبیاء ہیں وہ حبیب رب العالمین ہیں ﴿جل جلالہٗ﴾ وہ اکرم الاولین والآخرین ہیں وہ خاتم النبیین ہیں وہ سید المرسلین ہیں وہ سب کے رسول ہیں وہ انسانوں کے بھی رسول ہیں وہ فرشتوں کے بھی رسول ہیں وہ جنوں کے بھی رسول ہیں وہ حیوانات کے بھی رسول ہیں وہ جمادات کے بھی رسول ہیں وہ معدنیات کے بھی رسول ہیں: ارسلت الی الخلق کافۃ یعنی میں ساری مخلوق کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں'' اس پر گواہ ہے۔

تو ان سب اعزازات والقابات کو چھوڑ کر صرف بشریت کی

رٹ لگائے جانا یہ ادب کے خلاف ہے بے ادبی ہے اور جہاں بے ادبی کا پہلو نکلے وہاں سچی بات بھی ناجائز۔ گناہ حرام بلکہ کفر تک پہنچ جاتی ہے۔ چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

(۱)

ایسے ہی بشر بشر کہنے والوں میں سے کوئی علامہ صاحب بیٹھا ہو اور اس کا باپ آجائے کوئی دوسرا پوچھ لے یہ کون آرہا ہے حاضرین میں سے کوئی کہہ دے یہ علامہ صاحب کی ماں کا خاوند آرہا ہے تو کیا علامہ صاحب کا دل خوش ہوگا یا وہ کبیدہ خاطر ہوگا۔ یقیناً وہ رنجیدہ ہوگا حالانکہ یہ بات سچی ہے کہ والد ماں کا خاوند ہوتا ہے اس میں شک کی گنجائش ہی نہیں تو پتہ چلا کہ بے ادبی کی وجہ سے سچی بات کہنا ناجائز ہے سخت معیوب ہے۔

(۲)

صدر بادشاہ کے ہاں کچھ دوست احباب بیٹھے ہوں اور اس بادشاہ کے والد ماجد آرہے ہوں کوئی پوچھ لے یہ کون آرہا ہے حاضرین میں سے ایک کہے کہ یہ بادشاہ سلامت کے والد ماجد یا والد گرامی قدر تشریف لارہے ہیں دوسرا بولے یہ بادشاہ کی ماں کا خاوند

Marfat.com

آرہا ہے تو ذرا انصاف سے بتایئے کہ ان دونوں میں سے انعام واکرام کا حقدار کون ہے اور سزا کا حقدار کون ہے۔ ہر کوئی یہی کہے گا کہ بادشاہ کے والد بزرگوار کو اچھے القاب سے یاد کرنے والا انعام کا حقدار ہے اور گرے ہوئے الفاظ سے یاد کرنے والا سزا کا حقدار ہے۔

حالانکہ دونوں کی بات سچی ہے درست ہے۔

یوں ہی جو لوگ حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اونچے اونچے القابات سے یاد کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے دربار سے انعام واکرام کے حقدار ہیں وہ دنیا سے باایمان جائینگے اور جو لوگ صرف بشر بشر جیسے لقب سے یاد کرتے ہیں وہ سزا کے حقدار ہیں وہ ایمان کی دولت سے محروم کر دیئے جائیں گے ولیوں کے ولی سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے فرمایا: مجوبان کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رابشر گفتند و در رنگ سائر بشر تصور نمودند ناچار منکر گشتند و صاحب دولتاں کہ اورا علیہ الصلاۃ والسلام بعنوان رسالت و رحمت عالمیاں دانستند واز سائر ناس ممتاز دیدند بدولت ایمان مشرف گشتند واز اہل نجات آمدند۔ ﴿مکتوبات مجددیہ صفحہ ۱۴۵ جلد ۳﴾

Marfat.com

یعنی جن مجوبوں ﴿بدنصیبوں﴾ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح جانا وہ آخر کار منکر ہو گئے اور جن سعادتمندوں نے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت کی شانوں اور رحمۃ للعالمین کے طور جانا اور سب انسانوں سے اعلیٰ وافضل مانا وہ دولت ایمان سے مشرف ہو گئے اور یہ ﴿خوش نصیب﴾ حضرات نجات پانے والوں میں سے ہو گئے۔

﴿دعا﴾

اللھم اجعلنا منھم واحشرنا فی زمرتھم وادخلنا الجنۃ معھم برحمتک یاارحم الراحمین۔

③

ہر چیز کا خالق ﴿پیدا کرنے والا﴾ کون ہے سب جانتے ہیں کہ ہر چیز کا خالق اللہ جل جلالہٗ ہے تو اگر کوئی شخص یوں دعاء کرے اے خنزیر کے پیدا کرنے والے اے کُتے کے پیدا کرنے والے

Marfat.com

میری دعاء قبول کر تو ایسا کہنا گناہ ہے حرام ہے اور اگر تحقیراً کہے تو کفر تک بات پہنچتی ہے حالانکہ بات سچی ہے کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے مگر بے ادبی کی وجہ سے سچی بات بھی گناہ حرام اور کفر ہوگئی اور ادب کا تقاضا یہ ہے کہ اچھے القابات سے دعا کرے۔ مثلاً اے آسمانوں کے پیدا کرنے والے اے نبیوں رسولوں کو عظمتیں عطا کرنے والے مولیٰ اے ولیوں کو دونوں جہان کی سعادتوں سے نوازنے والے مولیٰ میری دعاء قبول فرما۔

پھر یہ کہ اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت عام بشر جیسی نہیں ہے۔ عام بشر چند دن غسل نہ کرے تو بدبو پیدا ہو جائے اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے ہمیشہ خوشبو کی لپٹیں مہکا کرتی ہیں۔ عام بشر تھوکے بیماری پھیلتی ہے ڈاکٹر حضرات منع کرتے ہیں کہ ہر جگہ مت تھوکو بیماری پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے آب دھن مبارک لگانے سے جلا ہوا ہاتھ فوراً ٹھیک ہو جائے۔ ان کے آب دھن لگانے سے کٹا ہوا بازو جسم کے ساتھ جڑ کر بالکل ٹھیک

Marfat.com

ہو جائے۔ان کا آب دھن مبارک کھاری کنویں میں ڈالا جائے تو کنواں ہمیشہ کیلئے میٹھا ہو جائے۔کمزور اور مریل اونٹ پر کلی مبارک ڈال دیں تو سب سے تیز رفتار ہو جائے ان کا لعاب دھن مبارک سے مس شدہ لقمہ زبان دراز عورت کھالے تو وہ ہمیشہ کیلئے باحیا اور سنجیدہ ہو جائے۔ٹوٹی ٹانگ پر آب دھن مبارک لگانے سے فوراً تندرست ہو جائے۔کلی مبارک کنویں میں ڈالی جائے تو پانی کبھی ختم نہ ہو وہ دم کرنے والے پر دم فرمادیں تو وہ ایسا بے دم ہو جائے کہ غلامی کو ہی نعمت جانے۔

وہ ایسے بے مثل بشر ہیں کہ ان کا بال مبارک ٹوپی میں ہو تو ہمیشہ فتح و کامرانی ملے۔جس ڈبیہ میں ان کے بال مبارک ہوں وہ ڈبیہ پانی میں ہلا کر پینے والا تندرست و شفایاب ہو جائے وہ بیمار کے جسم پر ہاتھ پھیر دیں تو تاحیات اس کے جسم سے خوشبو مہکتی رہے وہ کسی خشک درخت کے نیچے وضو فرمادیں تو وہ درخت پھلدار بن جائے۔وہ تھوڑی سی کھجوروں پر چند منٹ جلوہ افروز ہو جائیں تو سارے قرضے اتارنے کے بعد ایک کھجور بھی کم نہ ہو وہ ٹوٹی ٹانگ پر

Marfat.com

ہاتھ مبارک پھیر دیں تو یوں درست ہو جائے جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہیں وہ نکلی ہوئی آنکھ کو اپنے دست مبارک سے آنکھ کی جگہ رکھ دیں تو وہ اسی وقت ٹھیک ہو جائے وہ سینہ پر ہاتھ مبارک پھیر دیں تو نسیان کا خاتمہ ہو جائے وہ دیوانے اونٹ کے سر پر ہاتھ مبارک رکھ دیں تو وہ اسی وقت ٹھیک ہو جائے وہ پانی کے ایک پیالے میں ہاتھ مبارک رکھ دیں تو پندرہ سو پیاسے پانی سے سیراب ہو جائیں اور اونٹ گھوڑے بھی سیراب ہو جائیں وہ مشکیزے کے منہ پر ہاتھ مبارک رکھ دیں تو چالیس آدمی سیر ہو کر پانی پی لیں مگر پانی کا ایک قطرہ بھی کم نہ ہو وہ مٹھی مبارک میں ریت لے کر کافروں کی طرف پھینک دیں تو سب شکست کھا جائیں وہ کھانے پر ہاتھ مبارک رکھ کر کچھ پڑھ دیں تو کھانا ختم نہ ہو۔ رحمت والے ہاتھ اٹھا دیں تو موسلا دھار بارش نازل ہو جائے اور قحط سالیاں دور ہو جائیں۔ وہ ایسی بکری جو کہ ابھی دودھ دینے والی نہ ہوئی ہو اس کے پستانوں پر رحمت والے ہاتھ مبارک رکھ دیں تو دودھ سے گاگریں بھر جائیں۔ وہ وہ ہیں کہ زمین کی طرف نظر جلال فرمائیں تو سراقہ اپنی سواری سمیت زمین میں دھنس جائے

Marfat.com

وہ وہ ہیں کہ کھجور کی ٹہنی کو ہاتھ مبارک لگا دیں تو وہ بہترین تلوار بن جائے وہ ہیں کہ کھاری اور کڑوے چشمہ کا نام بدل دیں تو ہمیشہ کیلئے آب زلال اور میٹھا ہو جائے وہ وہ ہیں کہ دعاء فرما دیں تو فوراً موسم ہی تبدیل ہو جائے وہ درخت کو اشارہ فرمائیں تو وہ زمین چیرتا ہوا حاضر ہو جائے۔

﴿تفصیل کیلئے پڑھ کر دیکھیں کتاب ''البرهان''۔﴾

الحاصل باادب خوش بخت وخوش نصیب لوگ حبیب خدا سید انبیاء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے اور اعلےٰ خطابات والقابات سے یاد کرتے ہیں اور بے ادب لوگ اس ذات والا صفات صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف بشریت کے رنگ میں دیکھتے ہیں اور قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کی طرف سے انعامات سے محروم کر دیے جائینگے۔

نیز اسی بے ادبی کی وجہ سے ان لوگوں میں کوئی غوث ولی کوئی قطب نہیں ہوا کیونکہ ولی ابدال اوتاد غوث بننے کیلئے اللہ تعالےٰ کے حبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وادب ضروری ہے۔

Marfat.com

چنانچہ طبقات کبریٰ میں ہے:

قال الشیخ ابو العباس احمد رضی اللہ عنہ لم تکن الاقطاب اقطابا والاوتاد اوتادا والاولیاء اولیاء الا بتعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعرفتھم بہ واجلالھم لشریعتہ وقیامھم باٰدابہ۔ ﴿طبقات کبریٰ صفحہ ۱۵۷ جلد ۱﴾

یعنی حضرت شیخ ابو العباس احمد قدس سرہٗ نے فرمایا قطب قطب نہیں بن سکتے اوتاد اوتاد نہیں بن سکتے ولی ولی نہیں بن سکتے جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم نہ کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان کو نہ پہچانیں اور ان کی شریعت کی تعظیم اور ان کے آداب (۱) کو نہ بجالائیں۔

اللہ تعالےٰ سب کو باادب رکھے اور بے ادبی سے بچائے آمین

دعاء جو ابو سعید غفرلہٗ

(۱) ادب کی برکتیں اور بے ادبی کا وبال دیکھنے کیلئے کتاب ''ادب کی اہمیت'' کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

اعلان

مندرجہ ذیل کتب: بی سی ٹاور سے حاصل کریں اور پڑھ کر اپنا ایمان مظبوط کریں۔

کتابیں دستی حاصل کریں۔

آب کوثر
عظمت نام مصطفیٰ ﷺ
مقام مصطفیٰ ﷺ
حمایت رسول ﷺ
فضائل سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا
راہ نجات
خاتم النبیین ﷺ
نماز کی اہمیت
شفاعت
ٹی وی کے اثرات
توحید و فرقہ بندی
عطاء حق
نسبت
نظر بد
شرف اُمت
عورت کا مقام
نماز اور وسوسے
ولایت
یادداشتیں

مفت ملنے کا پتہ

تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)
سیکنڈ فلور، بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد۔
فون 2602292

Marfat.com